غنی شخص نے اپنے بکرے پر قربانی کی نیت کی پھر وہ عیب دار ہوگیا

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12869

تاریخ اجراء: 26 ذوالقعدۃ الحرام 1444 ھ / 16 جون 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو صاحبِ نصاب ہے اور کئی بکرے اور بکریوں کا مالک ہے، اس نے اپنے جانوروں میں سے ایک بکرے سے متعلق نیت کی کہ اس عید الاضحی پر اس بکرے کی قربانی کروں گا۔ کچھ دن پہلے اس کی ایک آنکھ بیماری کی وجہ سے ضائع ہو گئی اور اس آنکھ سے نظر آنا بھی بند ہو گیا۔ اب اس شخص کے لئے کیا حکم ہے کہ اسی جانور کی قربانی کرے یا کسی اور جانور کی قربانی کرے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ شخص جب غنی ہے تو اس پر ایسے بے عیب جانور کی قربانی کرنا واجب ہے جس میں قربانی کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں۔ سوال میں ذکر کردہ کانے جانور کی قربانی کرنا اس کے لئے جائز نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کانے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ جہاں تک مذکورہ جانور پر قربانی کرنے کی نیت کا تعلق ہے، تو اس کی وجہ سے اسی جانور کی قربانی واجب نہیں ہوئی۔

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں، ان کے متعلق سننِ ابی داؤد میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اربع لا تجوز فی الاضاحی: العوراء بین عورھا والمریضۃ بین مرضھا والعرجاء بین ظلعھا والکسیر التی لا تنقی“ یعنی چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں: کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ (سنن ابی داؤد، جلد 3، صفحہ 97، مطبوعہ: بیروت)

خاتم المحدثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "العوراء بین عورھا" کے تحت فرماتے ہیں: "بان یکون قد ذھب احدی عینھا کلھا او اکثرھا" یعنی کانا اس طرح ہو کہ اس کی ایک آنکھ پوری یا اکثر ضائع ہو گئی ہو۔ (لمعات التنقیح، جلد3، صفحہ582، مطبوعہ: دار النوادر، دمشق)

ملتقی الابحر و مجمع الانھر میں ہے: "(لا) تجوز (العمیان) وھی الذاھبۃ العینین (والعوراء) وھی الذاھبۃ احدی العینین" یعنی اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ یہ وہ جانور ہے جس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں اور کانے جانور کی (قربانی جائز نہیں) اور یہ ایسا جانور ہے جس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ (مجمع الانہر، جلد4، صفحہ171، مطبوعہ: بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: "اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، اس کی بھی قربانی ناجائز" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ341، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بدائع الصنائع، ہندیہ اور رد المحتار میں ہے: واللفظ للاول: "لو کان فی ملك انسان شاۃ فنوی ان یضحی بھا او اشتری شاۃ ولم ینو الاضحیۃ وقت الشراء، ثم نوی بعد ذلك ان یضحی بھا لا یجب علیہ سواء کان غنیا او فقیرا" یعنی اگر کسی شخص کی ملکیت میں بکری تھی، اس نے اسے قربان کرنے کی نیت کر لی یا اس نے بکری خریدی اور خریدتے وقت اس کی قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں اسے قربان کرنے کی نیت کر لی، تو اسی جانور کی قربانی واجب نہیں ہو گی خواہ وہ شخص غنی ہو یا فقیر۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ62، مطبوعہ: بیروت)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی، بعد میں نیت کر لی، تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہو گی۔" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم